السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(کیا کسی آدمی کے لئے تعظیماً کھڑا ہونا ٹھیک ہے کھڑا نہ ہونے پر قرآن وحدیث کا کیا حکم ہے؟ (عارف شہزاد۔ گجرات

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی بھی شخص کے لئے اپنی جگہ پر تعظیماً کھڑا ہونا درست نہیں ہے۔ ہاں آگے بڑھ کر استقبال کریں تو اس کی اجازت ہے۔ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی کو یہ بات پسند ہو کہ لوگ اس کے لئے کھڑے ہوں وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔ (ابوداؤد5229، ترمذی 2764)

ابو مجلز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایک گھر میں داخل ہوئے اس گھر میں ابن عامر اور ابن الزبیر رضی اللہ عنہما بھی تھے تو ابن عامر کھڑے ہوگئے اور ابن الزبیر بیٹھے رہے۔ ابن عامر کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹھ جاؤ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ بندے اس کے لئے فرماں بردار ہو کر کھڑے ہو جائیں تو وہ اپنا گھر آگ میں بنا لے۔ (شرح السنة 12/395 مشکل الآثار 2/38، 39)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی شخص محبوب وپیارا نہ تھا اور جب صحابہ آپ کو دیکھ لیتے تو کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس قیام کو برا سمجھتے ہیں۔ (ترمذی 2763، شرح السنة 12/294)

ان صحیح احادیث سے معلوم ہوا کہ کسی آدمی کے لئے قیام کرنا درست نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو ساری کائنات سے زیادہ محبوب تھے ان کے لئے بھی قیام نہیں کیا جاتا تھا۔ اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو ناپسند کرتے تھے اور آپ نے اس کے لئے وعید بھی بیان کی ہے تو پھر کوئی ٹیچر، پروفیسر، وکیل، جج یا وزیر وبریگیڈیئر اور جرنیل کس طرح اس قیام کے مستحق ہو سکتے ہیں جو لوگ کسی کے لئے قیام نہ کرنے والے کو برا کہتے ہیں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ تعلیمات پر غور وخوض کرنا چاہیے اور شرع کی مخالفت سے باز رہنا چاہیے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

تفہیم دین

کتاب العقائد والتاریخ، صفحہ: 33

محدث فتویٰ